45620 ـ عورت كى رضاعى اولاد كا دوسرے خاوند سے تعلق

سوال

ايك بچے عورت كے بيٹے كے ساتھ اس كا دودھ پيا، پھر اس عورت كو طلاق ہو گئى اور اس نے كسى اور مرد سے شادى كر لى اور اس خاوند سے بيٹے اور بيٹياں پيدا ہوئيں، اور اسى طرح اس كے پہلے خاوند نے بھى كسى دوسرى عورت سے شادى كر لى اور اس سے بيٹے اور بيٹياں پيدا ہوئيں ميرا سوال يہ ہے كہ:
مجھے اس بچے كے رضاعى بہن بھائيوں كے متعلق بتائيں آيا وہ اس عورت كے بيٹے بيٹياں ہيں يا كہ اس مرد كے، يہ علم ميں رہے كہ وہ عورت كہتى ہے كہ اس نے بچے كئى ايام دودھ پلايا ہے اس كا بيٹا ايك پستان سے اور دوسرا بچہ دوسرے پستان سے دودھ پيتا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ جب كوئى بچہ يا بچى كسى عورت كا پانچ رضاعت دو برس كى عمر ميں دودھ چھڑانے سے قبل دودھ پي لے تو آئمہ كا اتفاق ہے كہ وہ حرمت و تحريم ميں اس كا رضاعى بيٹا بن جائيگا، اور وہ شخص جس كى وطئ كى بنا پر وہ دودھ آيا اس دودھ پينے والے بچے كا رضاعى باپ بن جائيگا اس ميں مشہور آئمہ كا اتفاق ہے اور اسے " لبن الفحل " كا نام ديا جاتا ہے، اور اس كا ثبوت سنت نبويہ ميں ملتا ہے.

2 ـ اور جب مرد اور عورت دودھ پينے والے بچے كے رضاعى والدين بن گئے تو ان دونوں كى سارى اولاد اس دودھ پينے والے بچے كے رضاعى بہن بھائى ہونگے، چاہے وہ صرف والد كى جانب سے ہوں، يا پھر عورت كى جانب سے يا دونوں كى جانب سے، يا وہ ان دونوں كے رضاعى بچے ہوں.

وہ سب اس دودھ پينے والے بچے كے رضاعى بہن بھائى بن جائينگے، چاہے مرد كى دو بيوياں ہوں اور ايك بيوى نے بچے كو اور دوسرى بيوى نے بچى كو دودھ پلايا تو يہ دونوں رضاعى بہن بھائى ہونگے، اور دونوں ميں ايك كے ليے بھى دوسرے كے ساتھ شادى كرنا جائز نہيں اس ميں جمہور علماء اور آئمہ اربعہ كا اتفاق ہے.

اور اس مسئلہ كے متعلق ابن عباس رضى اللہ عنہما سے دريافت كيا گيا تو انہوں نے فرمايا:

" وطئ ايك ہے " يعنى جس مرد نے دونوں عورتوں كے ساتھ وطئ كى حتى كہ دودھ آيا ہے وہ شخص ايك ہى ہے.

1 ـ مسلمانوں كا اتفاق ہے كہ اس ميں كوئى فرق نہيں كہ جس بچے نے عورت كا دودھ پيا ہے اس سے پہلى والى

اولاد اور اس کے بعد پیدا ہونے والی اولاد میں کوئی فرق نہیں وہ سب اس کے رضاعی بہن بھائی ہونگے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 31 ـ 32).

4 ـ عورت اور اس کی نسبی یا رضاعی اولاد اور بیٹیوں کا دوسرے خاوند کے ساتھ ولدیت کے اعتبار سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ دودھ تو پہلے خاوند کا ہے اور وہ ان سب کا والد ہے، لیکن اتنا ہے کہ دوسرا خاوند وہ ان کی والدہ کا خاوند ہے، اور اس شخص سے ان کی والدہ کی شادی کرنے سے اس عورت کی بیٹیاں اس پر حرام ہو جائینگی کیونکہ وہ اس کی ربیبہ بن جائیگی (یعنی وہ اس کی پرورش میں ہیں) اور اس شخص نے ان کی ماں سے دخول کر لیا ہے تو وہ اس کے لیے حرام ہو جائینگی.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو
النساء (23).

اور عورت کی رضاعی بیٹیوں کا دوسرے خاوند کے ساتھ کیا تعلق ہو گا جس کا دودھ نہیں ہے، آیا وہ ان کی ماں کا خاوند ہونے کی بنا پر حرام ہونگی یا کہ حرام نہیں ہیں، اس میں علماء کرام کا معتبر اختلاف پایا جاتا ہے.

جمہور علماء کی رائے میں عورت کی رضاعی بیٹیاں دوسرے خاوند پر حرام ہیں کیونکہ وہ ان کی رضاعی ماں کا خاوند ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے راجح یہ قرار دیا ہے کہ وہ اس پر حرام نہیں ہونگی، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسی کی متابعت کی ہے.

کیونکہ حدیث میں ہے:

" رضاعت سے بھی وہی حرام ہوتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2645).

جمہور علماء کرام نے خاوند پر جن رضاعی بیٹیوں کو یہاں حرام قرار دیا ہے وہ نسب کے اعتبار سے حرام نہیں، بلکہ وہ تو سسرالی رشتہ کی بنا پر حرام ہیں، اس لیے یہ اس حدیث میں داخل ہی نہیں ہوتی.

اس قول کی بنا پر جنہیں اس عورت نے دودھ پلایا ہے انہیں چاہیے کہ وہ اس کے دوسرے خاوند سے پردہ کریں

کیونکہ وہ ان کا محرم نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر کوئی شخص اس مسئلہ میں دمیانی حالت میں جائے اور وہ جمہور کے قول کے مطابق اس کے نکاح کو حرام کہے اور شیخ الاسلام کے قول کے مطابق کہ وہ اس کے محرم میں شامل نہیں اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہوئے احتیاط پر عمل کرے تو یہ وجہ بنتی ہے.

کیونکہ اس طریقہ سے احتیاط سنت میں وارد ہے وہ یہ کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ اور عبد بن زمعہ زمعہ کے غلام کے متعلق کا جھگڑا ہوا تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے جسے میرے بھائی نے میرے سپرد کیا تھا اور یہ اس کا بیٹا ہے.

اور عبد بن زمعہ کہنے لگا:

یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے عبد بن زمعہ تو تیرے لیے ہے، اور بچہ بستر کا ہے "

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ جو امہات المومنین میں شامل ہیں سے فرمایا:

" اے سودہ تم اس سے پردہ کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2053) صحیح مسلم حدیث نمبر (1457).

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کا بھائی ہے، لیکن پھر بھی فرمایا کہ تم اس سے پردہ کیا کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت دیکھی تھی.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم احتیاط پر مبنی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہ کی بنا پر اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا، اور سودہ کے بھائی ہونے کا فیصلہ اس لیے دیا کہ وہ ان کے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا "

ماخوذ از: دروس الحرم المکی جلد (3) صفحہ (245).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (40226) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .